رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

حمد ہزار ان ہزار اوس خداوند کو کہ جو اس گلزار جہان مین نخل
درخت کا بو دیتا ہی ∴ اور اوسکو نشو نما عطا کر کی پہل اور پہول
انواع کی بو دیتا ہی ∴ اور سبنی انسان کو یہہ جو زبان گویا دی ∴ تو
عجب ایک نعمت عظیم تو یا دی ∴ پس لازم ہی کہ ناحق زندگی کو
بیہودہ گوئی مین برباد نہ کری ∴ بلکہ اپنی اوقات کو
ایک دم لغو لغو بر بسی ضایع نہ کری ∴ کس واسطی
کہ یہہ جتنی موجودات ہی ∴ اسکی اخر الکیدن موجودات

خاص ہی　　کائنات

اور

در بیان نفس سرکش

نفس نی تجکو کیا ہی پایمال
تنگ ہی تو ہاتہہ سی اسکی کمال

غیر حق کی اور کو تو مت پکار
کر نہ تا نفس سگ تجکو شکار

نفس کے گلگونکو ہرگز نہ زین
کر عمل مرشد کی کہی پر بعد ازین

پیٹ بہر لی کہا کی بیل اب بین تجا
نفس کی اگی دبیل اب بین تجا

نفس سگ ہی اسکو تو مت سی باندہ
اسکی انکہین ہات دونی سی تو باندہ

غیر حق سب سی گو لیجا ہوک دی
نفس دشمن کا کلیجا ہوک دی

جسم بسی گر یہان اب تر رہی
تو بشر اکیون کار دین اتیر رہی

در بیان جہان ناپایدار

تو جہان کی قید سی ازاد ہو
تو نہو پابستہ بیری زاد ہو

بات کرہی تو فنا کی جو رہی
درخدا اسی جو فنا کی خو رہی

کب تلک متہرا کی بیری کہا ہتگا
موت کی اخر ہتہیڑی کہا ہتگا

حاصل اپنی عاقبت کا مت دیتو
تو سکی تو تخم کچہہ نیکی کا بو

یہہ نصیحت یاد رکہہ اے گلعذار
ہوی گلشن مین اگر تیرا گذار

خیال

ما کتا ہوں کیا ہن اس کی التماسی داد / جا ہتا ہوں اسکی ظاہر التماسی داد

ہن نو ہو سکتا نہ تہا یوں نغمہ ساز / ہی خدا ساز اب ہوا ہی یہہ جو ساز

کچھہ طبیعت جو میری لہرا گئی / تو لگا لگ چمن یہہ لہرا گئی

طبع میری جب ادہر راغب ہوئی / نظم تجہسی یہہ ای راغب ہوئی

صفحہ کاغذ در افشان کر دیا / اور زر معنی سی افشان کر دیا

نظم یہہ ڈہنگ سجا مینی سی کہی / بعد اس کی کی سجا مینی سی کہی

ہی بجا گر یہہ کہوں نوبت بجا / ای قسمت سی مری بجا نوبت ہا

مثنوی گلدستہ رنگین ہی یہہ / نظم رنگا رنگ سی رنگین ہی یہہ

مثنوی رنگین کی جو النسا یہہ نے / سو کچہی ارسال ای ان یہہ نے

تمام شد نسخه گلدسته رنگین تصنیف تعالی یار خان
رنگین ولد محکم الدوله اساس بیگ خان بہادر اعتقاد جنگ
در صنعت بخشی الواح در شاه جہان آباد در عہد
محمد اکبر شاه بادشاه غازی ۹ مطابق ۱۲ ہجری بتاریخ
سلخ ماه ذی الحجه روز سه شنبه